Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۵ شعبان سنہ ۱۳۹۴ھ ۔ ۳ تبوک ۱۳۵۳ ہش ۔ ۳ ستمبر سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۲۰۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت کُل انبیاء پر میرے ایمان کا جزوِ اعظم ہے

ہمارے نبی کریمؐ نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مِل مِل کر کسی سے ہو سکتا تھا

"میرا مذہب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو الگ کیا جاتا اور کُل نبی جو اِس وقت تک گزر چکے تھے سب کے سب اکٹھے ہو کر وہ کام اور وہ اصلاح کرنا چاہتے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کی ہرگز نہ کر سکتے۔ ان میں وہ دِل اور قوت نہ تھی جو ہمارے نبیؐ کو ملی تھی۔ اگر کوئی کہے کہ یہ نبیوں کی معاذ اللہ سوء ادبی ہے تو وہ نادان مجھ پر افتراء کرے گا۔ مَیں نبیوں کی عزت و حُرمت کرنا اپنے ایمان کا جُزو سمجھتا ہوں۔ لیکن نبی کریمؐ کی فضیلت کُل انبیاءؑ پر میرے ایمان کا جُزوِ اعظم اور میرے رگ و ریشہ میں ملی ہوئی بات ہے۔ یہ میرے اختیار میں نہیں کہ اس کو نکال دوں۔ بدنصیب اور آنکھ نہ رکھنے والا مخالف جو چاہے سو کہے ہمارے نبی کریم صلعم نے وہ کام کیا ہے جو نہ الگ الگ اور نہ مِل مِل کر کسی سے ہو سکتا تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔"

(الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۲)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے مگر جگر و دل کی تکلیف ابھی چل رہی ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ہر قسم کی آفات سے محفوظ رہنے کا طریق

سیدنا حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ فرمودہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۲۰ء میں قرآن مجید سیکھنے اور اس کے علوم حاصل کرنے کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"میں سمجھتا ہوں ہماری عید وہی عید ہو گی اگر ہم میں سے ہر شخص آئندہ قرآن کریم کو پوری طور پر سمجھنے کی کوشش کرے اور اِس بات کا عہد کرے کہ وہ اپنی اولاد کے سینہ میں بھی اس کی صحیح تعلیم کو محفوظ کر دے گا۔ اور اگر وہ قرآن کریم سے عشق رکھتے ہوئے اس کی تعلیم کو اپنی نسلوں کے سینہ میں ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دے گا تو اسے یقین رکھنا چاہیئے کہ وہ خود بھی ہر قسم کی بلاؤں اور آفات سے محفوظ رہیگا"

(خطباتِ محمودؓ جلد اوّل صفحہ ۲۵۳)

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل اور اسکی تائید و نصرت کے ماتحت

جمہوریہ ڈاھومی کے دارالحکومت میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں احمدی احباب کے علاوہ ملک کے بعض سربرآوردہ حضرات کی شرکت

لیگوس ۳۰ اگست۔ نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس سے بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مغربی افریقہ کے ملک جمہوریہ ڈاھومی کے دارالحکومت پورٹو نوو (PORTO-NOVO) میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو ایک خانۂ خدا تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

اِس مسجد کا سنگِ بنیاد اِس سال کے اوائل میں ۲۷ جنوری کو رکھا گیا تھا۔ مسجد کی تعمیر مکمل ہونے پر اس کا افتتاح ۲۶ اگست ۱۹۷۴ء کو اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کے درمیان عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں مقامی سربرآوردہ حضرات کے علاوہ پورٹو نوو کے احمدی احباب اور ملحقہ ملک نائیجیریا کی جماعتِ احمدیہ کے بعض احباب نے بھی شرکت کی۔ یادگاری تختی کی نقاب کشائی جماعتِ احمدیہ نائیجیریا کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم مولانا محمد اجمل شاہد نے کی۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جمہوریہ ڈاھومی میں پہلی احمدیہ مسجد کی تعمیر کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور یہ اس کے فضل سے اس ملک میں اسلام کی اشاعت اور اس کے غلبہ اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کا مؤثر ذریعہ ثابت ہو۔ آمین اللّٰھم آمین

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۳ ماہ تبوک ۱۳۵۳ ہش

مومن نزولِ رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتے

اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ پُر امید رہتے ہیں کہ وہ انہیں (حالات بظاہر کتنے ہی مخدوش اور صبر آزما کیوں نہ ہوں) اپنی رحمت سے ضرور نوازے گا۔ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اِس وہم میں مبتلا نہیں ہوتے کہ وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہو جائیں گے۔ اس لئے وہ مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے۔ برخلاف اس کے کافروں کو اپنے کفر اور طغیان کے باعث خدا کی رحمت کے بارہ میں یہ یقین حاصل نہیں ہوتا اس لئے وہ معمولی سی تکلیف اور ناکامی پر مایوسی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

إِنَّهُ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝
(یوسف آیت ۸۸)

ترجمہ:- بات یہی کہ اللہ کی رحمت سے کافر لوگوں کے سوا کوئی انسان مایوس نہیں ہوتا۔

اِسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بطور خاص یہ ہدایت کی ہے کہ حالات خواہ کیسے ہی بد سے بدتر کیوں نہ ہو جائیں وہ اصلاحِ احوال سے مایوس نہ ہوں۔ چنانچہ فرمایا:-

لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ (الزمر آیت ۵۴)

ترجمہ:- اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے وہ بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے کبھی مایوس نہ ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ ان کا خدا مجیب اور سمیع الدعاء ہے۔ انہیں جب بھی کوئی مشکل یا مصیبت پیش آئے اور پھر وہ مشکل یا مصیبت ہو بھی اِتنی مہیب اور ہولناک کہ بظاہر اُس سے مخلصی اور نجات کی کوئی راہ نظر نہ آئے تو بھی مومنوں کے لئے ایک راہ ضرور کھلی ہوتی ہے اور وہ ایسی راہ ہے کہ کبھی بند ہوتی ہی نہیں اور وہ ہے دعا کی راہ۔ مومن ایسے کرب انگیز اوقات میں بھی مایوس نہیں ہوتے وہ خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکتے اور اُس سے رفع مشکلات کے لئے درد و الحاح سے دعائیں مانگتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی متضرعانہ دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اپنے مخفی تصرفات کے تحت ایسے اسباب مہیا فرماتا اور ایسے حالات پیدا کرتا ہے کہ وہ مشکل یا مصیبت دور ہو جاتی ہے اور مومنوں کے لئے راحت و آرام کا زمانہ عود کر آتا ہے۔ اِسی لئے اُس نے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اسے پکاریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو وہ اس کی رحمت کو اپنی طرف آتے ہوئے محسوس کریں گے جس کے نتیجہ میں ان کی مشکلات اور مصیبتیں دیکھتے ہی دیکھتے ہوا ہوا ہو جائیں گی۔ چنانچہ فرمایا:-

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ؕ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (الاعراف آیت ۵۷)

ترجمہ:- اللہ کو (اُس کے غضب سے) ڈرتے اور (اس کی رحمت کی) امید رکھتے ہوئے پکارو۔ بلاشبہ اللہ کی رحمت اخلاص سے نیکی کرنے والوں کے بہت ہی نزدیک ہے۔

بھلا ایسے رحمان و رحیم اور ارحم الراحمین خدا پر ایمان رکھنے والے حقیقی مومن اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کیسے مایوس ہو سکتے ہیں۔ خواہ مصائب اتنے ہولناک اور شدید کیوں نہ ہوں کہ ان کی ہولناکی اور شدت سے آنکھیں ٹیڑھی ہو جائیں، نظر پتھرا جائے اور کلیجہ منہ کو آنے لگے پھر بھی وہ مایوس نہیں ہوتے اور مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا رحمٰن و رحیم اور ارحم الراحمین خدا ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ان سب مشکلات اور مصائب کو دُور کر دکھائے گا۔ وہ دن اور رات اُسی کو پکارتے اور اس کے حضور دُعائیں کرنے میں مصروف رہتے ہیں وہ دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں اور ساتھ کیساتھ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ اور وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ کی صدائیں انکے کانوں میں آرہی ہوتی ہیں۔ آخر وہ وقت آجاتا ہے کہ وہ بحمد اللہ تعالےٰ اللہ تعالیٰ کی مدد کو آسمان سے نازل ہوتے اور کامیابی و کامرانی کے خدائی وعدوں کو اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ لیتے ہیں اور وہ اُس کے حضور سجداتِ شکر بجالاتے ہیں۔

پس مومنوں کو مایوسی سے بچانے والی دُعا ہی ہوتی ہے۔ جب بھی کوئی مشکل یا مصیبت پیش آئے وہ اور بھی زیادہ تضرع اور عاجزی کے ساتھ خدا کو پکارنے اور اس کے حضور میں دعائیں کرنے میں مصروف ہو جاتے ہیں اور وہ اِس یقین پر قائم ہو کر دعائیں کرتے ہیں کہ إِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ یعنی اللہ کی رحمت اخلاص سے نیکی کرنے والوں کے بہت ہی قریب ہے۔ پھر اخلاص سے نیکیاں بجالانے اور دُعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اپنے قریب محسوس کرنے کے باوجود وہ دعاؤں کی قبولیت کے بارہ میں جلد بازی سے کام نہیں لیتے بلکہ مشکلات و مصائب کو صبر سے برداشت کرتے ہوئے دعائیں کرتے چلے جاتے ہیں۔ جوں جوں ابتلاؤں کا زمانہ لمبا ہوتا جاتا ہے دعاؤں میں ان کا جوش بڑھتا ہی جاتا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ دعاؤں کی قبولیت میں جتنی تاخیر ہوگی خدا کی مدد اسی قدر زور اور شدت کے ساتھ آئے گی اور حالات کا رُخ بدل کر رکھ دے گی۔ اسی لئے جیسے جیسے وہ دعا کرتے جاتے ہیں ایک سکینت اور اطمینان کی کیفیت انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی چلی جاتی ہے وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ نزول رحمت و نصرت کا وقت قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ اس لئے وہ مایوسی کو قریب نہیں آنے دیتے اور نزولِ رحمتِ پروردگار کے ہر دم اور ہر لحظہ منتظر رہتے ہیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:-

"خدا تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ اُس کے اذن کے بغیر تو کوئی جان بھی نہیں نکل سکتی خواہ کیسے ہی شدید عوارض ہوں۔ ناامید ہونے والا بُت پرست سے بھی زیادہ کافر ہے۔"
(ملفوظات جلد ہشتم صـ ۳۷)

کلمہ وہی، کتاب وہی ہے، وہی رسولؐ

کلمہ وہی، کتاب وہی ہے، وہی رسولؐ
کعبہ وہی، صراط وہی ہے، وہی اصول
دِن وقف بہرِ خدمتِ سرکار مصطفٰےؐ
دِن وقف بہرِ عظمتِ سردار مصطفٰےؐ
شب بھر یہاں پہ ذِکر و صلوٰۃ و سلام ہے
شب بھر یہاں پہ نغمۂ خیر الانامؐ ہے
رحمان اور رحیم کی ستّار کی قسم
منّان اور کریم کی غفّار کی قسم
اے ذاتِ پاک تیری عنایات کی قسم
اِک تیرے حسنِ پاک کمالات کی قسم
تُو ہی الٰہ پاک ہے، ہم نے بتا دیا
ہم نے ترا پیام جہاں کو سُنا دیا

(رحمت اللہ خان شاکر)

حُبُّ الْوَطَن ـــ ایک اہم تقاضا

مکرم امین اللہ خان صاحب سالک مربی سلسلہ مقیم گولیکی ضلع گجرات

وطن کی سرزمین طبعی طور پر جذباتی کشش رکھتی ہے وطن کی سرزمین میں ہی انسان کو پہلے پہل قیام حاصل ہوتا ہے۔ جسمانی نشوونما کے ساتھ ساتھ فطری طبعی اور جذباتی لگاؤ بھی پروان چڑھتا ہے۔

حب وطن کن امور سے تعبیر ہے؟ یہ مضمون بھی ـــ وطن کی وسعتوں کی طرح ـــ وسیع ہے۔ ذیل میں چند ایک امور پیش خدمت ہیں خدائے علیم وحکیم نے فرمایا ہے:

اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

یعنی نوع انسان کی خدمت بنیادی فریضہ ہے اور امت مسلمہ کا وجود نوع انسان کے مفاد کی غرض سے ہے نامناسب تحکم تسلط اور جبر و اکراہ واضح طور پر ممنوع ہے۔

لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ

سمگلنگ اور ناجائز اقتصادی لوٹ کھسوٹ معاشرہ میں بے دلی، بددلی اور مردہ دلی پر منتج ہوتی ہے۔ سمگلنگ اور نامناسب اقتصادیات سے لینن اور کارل مارکس پیدا ہوتے ہیں اور دنیا ایک آگ اور ایک عذاب کی لپیٹ میں آجاتی ہے۔

سمگلنگ سے تیار کردہ محلات اور بے انتہا دولت بیرونی ممالک سے غیر قانونی تعلقات ایک ملک کو جہنم کا نمونہ بنا سکتے ہیں۔ ٹیکس اور ڈیوٹی کی ادائیگی سے گریز اس جہنم کے بھڑکتے ہوئے شعلے ہیں۔ سمگلنگ شدہ اشیاء کی خریداری انسانوں کی ـــ ہر صورت اور ہر طور ایک گناہ، جرم اور کبیرہ گناہ ہے وَرَابِطُوْا کا ارشاد فرما کر خداوند تعالیٰ نے ہر طرح سرحدوں کی حفاظت کا فریضہ عائد کیا ہے

امریکہ کی شمالی ریاستوں اور جنوبی ریاستوں کی باہمی خونریزی کی ایک بڑی وجہ بھی نامناسب اقتصادیات تھی۔ نامناسب اقتصادی نظام کی وجہ سے یورپ بھی جنگ زار بنا اور سرمایہ دار اور سنڈیکیٹ کے علمبردار باہم متصادم ہوئے ایشیا اور افریقہ کے کئی خونیں انقلابات مالی بحرانوں کا نتیجہ و شاخسانہ ہیں۔ پس حب وطن کا ایک اہم تقاضا اسلامی اقتصادیات ہے حب وطن ـــ خوشکن اقتصادیات سے تعبیر ہے

حب وطن نام ہے اپنے وطن کی خاطر مرمٹنے کا اسے بیرونی اور اندرونی فتنوں اور جارحیتوں سے بچانے کا۔ اس پر اپنی جان و مال عزت اور جذبات کو نثار کرنے کا اور عظیم قربانیوں کے ذریعہ وطن کو دشمن کے زردار ایجنٹوں سے نجات دلانے کا وہ ریاکار منافقت جو بظاہر سستی دلکشی سے عوام کو ورغلائے ـــ وطن کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے۔

حب وطن میں یہ امر داخل ہے کہ وطن کی گرد کے ہر ذرہ پر جان و دل نثار ہو۔ اس کا ہر قطرہ آب حیات کا حکم رکھتا ہو اور اس کی ہر متاع ہمارے خون سے بیش بہا ہو۔ دشمن میلی آنکھ سے دیکھنے کی اسے جسارت نہ کرے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا پر تعامل ہو اور ہم اتحاد و یگانگت سے عملی طور پر بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ کے مظہر ہوں۔

نامناسب اجارہ داری اور احتکار اور ہر قسم کی فریب دہی سے ہماری معیشت اور معاشرت پاک ہو۔

ہمارا لین دین اسلامی اوامر و نواہی کے مطابق ہو۔ کیا تجارت اور کیا زراعت کیا نشر و اشاعت اور کیا نظم معیشت زندگی اور وطن کے ہر پہلو میں اسلامی تعلیم کارفرما ہو۔ ہماری گفتار قول سدید کا مرقع ہو اور ہمارا کردار عمل صالح سے آراستہ

اگر کوئی "اعْدِلُوْا" کی تعمیل سے گریزاں ہے تو وہ وطنیت اور حب وطن کے شعور سے محروم ہے اس کا ذہن اور اس کا کردار تخریبی اختراعات اور ظلم و فسادات سے داغدار ہے

"احسان" کا درجہ بلند تر ہے احسان سے حسن معیشت وجود میں آتی ہے۔

مذہبی شعار ریاکاری کا ذریعہ نہیں بلکہ ریا اور نمود و نمائش سے منزہ ہونا چاہیئے۔ دینی اداروں کو خطرناک رجحانات سے پاک رکھا جائے مضغۂ قلب اصلاح پسند ہو

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی تعمیل پر ہمارا یہ فرض ہے کہ ہمارا حسن سلوک ہمارا حسن عمل ـــ لوگوں کے قلوب میں ہماری سرزمین کے لئے محبت پیدا کرے۔ ہمارا کردار ـــ رشوت بدعنوانی، ناانصافی اور بدانتظامی کی گھناؤنی نحوستوں سے پاک ہو۔ اختیارات کا نامناسب تصرف نہ ہو ہماری بدسلوکی سے ملک کا ذہین اور دانشور طبقہ ملک سے باہر جانے پر مجبور نہ ہو جائے۔ ہم ایسا نامناسب دلسوز رویہ نہ اختیار کریں جس سے وہ دل برداشتہ ہو کر وطن چھوڑنے پر مجبور ہو جائیں ورنہ اس ذہین طبقہ کو وطن سے دھکیلنے کی ذمہ داری ہم پر بھی ہوگی کیونکہ ہم بھی اس امر کا محرک اور سبب ہیں

دوسری طرف وطن سے باہر جانے والوں کو بھی اپنی ذمہ داریاں فراموش نہیں کرنی چاہئیں۔ اس سرزمین سے انہوں نے تربیت اور مدارج حاصل کئے ان کا اخلاقی فرض ہے کہ اس وطن کی ترقی اور بہبودی میں بھی حصہ لیں۔ اگر آج کچھ دیگر ممالک متمول ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہئے تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا قوموں کی زندگی میں مدوجزر آیا کرتے ہیں اور تاریخ اس امر پر شاہد ہے۔ ماضی میں وہ ممالک اتنے متمول نہ تھے اور نہ مستقبل میں وہ اس مادی تفوق کو برقرار رکھ سکیں گے۔ پس مادر وطن سے طبعی محبت کے علاوہ ہمیں اس سرزمین کی ترقی اور خوشحالی کے لئے خدائے قادر مطلق سے مدد کے خواستگار رہتے ہوئے قوت بازو اور اپنی پاک استعدادوں کو بروئے کار لانا چاہیئے۔

رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات اقدس حب وطن کا زندہ جاوید اسوہ ہے آنحضورؐ کو اپنی آبائی بستی اور وطن سے عزیز ہے۔ آپؐ کو اذن اقراء ہے۔ دشمن سماجی طور پر عرصہ حیات تنگ کرتا ہے۔ انتہا اعداء کا جبر و اکراہ ـــ وہ عظیم ترین محسن انسانیت ـــ دشمن کے بہیمانہ حربوں کا نشانہ ہے آپ کے قتل کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور آپ کے قتل کے لئے عظیم انعامات کی پیشکش ہے آپ کے بستر پر آپ کے ایک جان نثار لیٹ جاتے ہیں آپ دل پر پتھر باندھ کر شب کی اندھیری رات میں بحکم خدا ہجرت اختیار فرماتے ہیں آپ کے دل سے ـــ دل کی گہرائیوں سے فطرت کی آواز بلند ہوتی ہے۔ ہجرت دل کے ساتھ گھمبیر آواز میں آپ فرماتے ہیں کہ مکہ تو اے میری بستی! ـــ اے میری محبوب بستی! میرا دل تجھ میں قیام کے لئے تڑپ رہا ہے۔ میں تیری چھاتیوں سے چمٹے رہنا چاہتا ہوں ـــ مگر اے میری محبوب بستی! تیرے ساکنین مجھے اس میرے بچپن کے گہوارہ ـــ میری ان پیاری گلیوں میں میرا وجود ـــ میرا قیام ـــ گوارا نہیں کرتے۔

ـــ اس دلدوز کیفیت میں آپ مکہ سے مدینہ روانہ ہوتے ہیں۔

اسی وطن میں پیدا ہونے والا آپ کا خونخوار دشمن تعاقب کرتا ہے۔ آپ ایک غار میں پناہ گزیں ہوتے ہیں اور منزل لانے ہوتے خطرات کے ٹلنے پر پھر راہ مدینہ میں سفر جاری رہتا ہے ـــ دشمن کو آپ کا وجود مدینہ میں بھی گوارا نہیں ہے آپ پر اور آپ کے ساتھیوں پر یلغار کی جاتی ہے ـــ آپ دفاع کرتے ہیں ـــ رسول اکرمؐ پیکار لازم آرائی اور جہاد میں مصروف ہو جاتے ہیں۔

ـــ روز یہ رسول اکرمؐ اس پاک بستی ـــ اپنی پیاری بستی کی مراجعت کے لئے [illegible] آخرش اللہ تعالیٰ [illegible] اور آپؐ [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

والدین کی بستی میں دشمنوں کے حملے کے نتیجہ میں خونبار جنگوں اور شہادتوں کے بعد فاتحانہ داخل ہوتے ہیں۔ مکہ سے ہجرت کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے گہرے دلی جذبات — اس محبت کے مظہر ہیں۔ جو آپ کو اپنے محبوب دیس سے دل کی گہرائیوں تک تھی وطن سے امارت کا گہرا تعلق ہے۔

اور اس سلسلہ میں حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے گراں قدر اور زریں ہدایات سے نوازا ہے۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لا تسأل الامارة فان اعطیتها عن مسئلة وکلت الیها وان اعطیتها عن غیر مسئلة اعنت علیها۔

(بخاری کتاب الاحکام)

ترجمہ۔ امارت کی درخواست نہ کرو اگر تمہاری درخواست پر تمہارے سپرد امارت کا فریضہ کیا گیا۔ تو تمہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ (تم جانو اور تمہارا کام) ہاں اگر تمہاری درخواست کے بغیر تمہیں امارت کی ذمہ داریاں سونپی جائیں تو تمہاری اعانت کی جائے گی۔

مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے متنبہ فرمایا:۔

انکم ستحرصون علی الامارة وستکون ندامة یوم القیامة۔

(بخاری۔ کتاب الاحکام)

ترجمہ۔ تم امارت کی حرص رکھو گے اور قیامت کے روز (اس وجہ سے) پشیمان ہوگے۔

اسلامی معاشرہ دنیاوی معاشروں کی طرح نہیں ہے۔ یہاں امارت کی درخواست ممنوع ہے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

فقال احد الرجلین امرنا یا رسول اللہ وقال الآخر مثله فقال انا لا نولی هذا من سأله ولا من حرص علیه

(بخاری۔ کتاب الاحکام)

ترجمہ۔ ایک شخص نے درخواست کی یا رسول اللہ ہمیں امیر بنا دیجئے ایک اور شخص نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا جو شخص امارت کی درخواست کرے یا اس کی حرص رکھے ہم اس کے سپرد یہ فریضہ نہیں کرتے

رعیت کی بہبود۔ وطن کے ذمہ دار افسران کا فریضہ ہے۔ بدخواہ حاکم کے متعلق آپؐ نے فرمایا وہ بہشت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

ما من وال یلی رعیة من المسلمین فیموت وهو غاش لهم الا حرم اللہ علیه الجنة

(بخاری کتاب الاحکام)

ترجمہ۔ جو کوئی حاکم کا مسلمانوں کی بدخواہی پر انجام ہو۔ اللہ تعالے اس پر بہشت کو حرام کر دیتا ہے۔

اہل وطن کی آسائش کا خیال رکھنا چاہیئے نہ کہ انہیں گزند پہنچائی جائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من سمّع سمّع اللہ به یوم القیامة قال ومن یشاقق یشقق اللہ علیه یوم القیامة

(بخاری کتاب الاحکام)

ترجمہ جو شخص نمود و نمائش کرے گا اللہ تعالے روز قیامت اسکی نمود و نمائش کی حقیقت لوگوں پر واضح کر دے گا۔ اور جو کوئی لوگوں پر نامناسب مشقت کا باعث بنے گا۔ اللہ تعالے اسے اس نامناسب مشقت کی سزا دے گا۔

دورخی اور منافقت معاشرے کا ناسور ہے۔ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کے شخص کی انتہائی مذمت فرمائی۔

ان شر الناس ذو الوجهین الذی یاتی هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه

(بخاری۔ کتاب الاحکام)

ترجمہ۔ بدترین شخص وہ ہے جس کا شیوہ دورخی ہو۔ جس کا رویہ ان اشخاص کے پاس کچھ ہو اور دیگر اشخاص کے کے پاس کچھ۔

حب وطن کے تقاضوں کا مختصراً سمیٹتے ہوئے ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ رسول اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں ہمیں اپنی سرحدوں کی ہر طرح اور ہر طور سے حفاظت کرنی چاہیئے۔ درآمد برآمد۔ ویزاجات اور فوجی جارحیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہماری اقتصادیات اسلامی اداروں دلنوازی سے یگانگت رکھتی ہوں۔ قرآن مجید اور سنت ہمارا لائحہ عمل ہو۔ ہم دشمن کے آلۂ کار نہ بنیں۔ خوف اور حرص ہمارے پاس نہ پھٹکے۔ اور ملی مفاد ہمارے ذاتی مفاد سے مقدم ہو۔

خدا کرے کہ ہم اس شعور اور احساس سے متمول ہوں جو ملکی یکجہتی پر منتج ہوتا ہے۔

نماز باجماعت کے بارے میں
اسلامی تعلیم

مکرم قائد صاحب اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

قرآنی تعلیم

حٰفِظُوا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰی ۝ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۝

(البقرة آیت ۲۳۹)

تم تمام نمازوں کی حفاظت کرو۔ بالخصوص درمیانی نماز کا پورا پورا خیال رکھو اور اللہ کے سامنے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (النور آیت ۵۷)

اور نماز باجماعت ادا کرو اور زکوٰۃ دو اور اس رسول کی اطاعت کرو

وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝

(التوبہ ع ۹)

مومن نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جن پر اللہ رحم کرے گا۔ یقیناً اللہ غالب اور حکمت والا ہے۔

ارشادات رسولؐ

(۱) عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صلوٰة الجماعة تفضل علی صلوٰة الرجل وحده بسبع وعشرین درجة

(ترمذی ابواب الصلوٰة باب ما جاء فی فضل الجماعة)

جماعت کی نماز اکیلے آدمی کی نماز ستائیس درجے فضیلت رکھتی ہے

(۲) عن ابی هریرة انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول أرأیتم لو ان نهرا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا ما تقول ذالك یبقی من درنه شیئا قال فذالك مثل الصلوٰة الخمس یمحوا اللہ به الخطایا.

(بخاری کتاب مواقیت الصلوٰة باب الصلوٰة الخمس)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مجھے بتاؤ تو سہی۔ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے پاس سے نہر گزرتی ہو اور وہ شخص دن میں پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے تو کیا اس پر کوئی میل باقی رہ جائے گی۔ فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالے ان کے ذریعہ خطائیں محو کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالے کو دیکھتے ہو ...... جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

"میں طبعاً اور فطرتاً اس کو پسند کرتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جائے۔ اور نماز موقوتہ کے مسئلہ کو بہت ہی عزیز رکھتا ہوں۔ بلکہ سخت مطر میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جائے۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶۳)

"نماز نعمتوں کی جان ہے اللہ تعالے کے فیض اسی نماز کے ذریعہ سے آتے ہیں۔ سو اس کو سنوار کر ادا کرو۔ تاکہ تم اللہ تعالے کی نعمت کے وارث بنو۔"

(ملفوظات جلد صفحہ ۱۲۶)

"نماز میں سچے رہو۔ جو مسلمان ہو کر نماز ادا نہیں کرتا۔ وہ بے ایمان ہے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۲۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

قریش مکہ کی مخالفت

ابتدائی زمانہ میں اسلام قبول کرنے والے خوش قسمت اصحاب میں سے بعض تو غلام تھے اور بعض بے یار و مددگار ہونے کے باعث نہایت کمزور۔ مشرکین مکہ نے ان نومسلموں کی کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں شدید جسمانی تکلیفیں دینی شروع کیں۔ حضرت بلال حبشیؓ کے آقا امیہ بن خلف کو جب ان کے قبول اسلام کا حال معلوم ہوا تو کبھی انہیں گرم ریت پر لٹا کر سینے پر گرم پتھر رکھوا دیتا۔ کبھی مشکیں کس کر تازیانے لگواتا، کبھی گلے میں رسی باندھ کر لڑکوں سے کہتا کہ اسے مکہ کی گلی کوچوں اور باہر پہاڑوں میں گھسیٹتے پھرو اور خوب پیٹو۔ حضرت بلالؓ ان تمام ایذاؤں کو برداشت کرتے اور احد احد کا نعرہ لگاتے جاتے۔ حضرت عمارؓ ان کے والد حضرت یاسرؓ اور والدہ حضرت سمیہؓ کو ابوجہل نے نہایت سخت سزائیں دیں۔ حضرت سمیہؓ کو نیزہ مار کر شہید کر دیا۔ حضرت زنیرہؓ کو انتہائی شدت سے زدوکوب کرتے ہوئے اندھا کر دیا۔ غرض اکثر غلاموں اور لونڈیوں کو ایسی ایسی ہولناک اور وحشیانہ سزائیں دی گئیں کہ ان کے تصور ہی سے انسان کا خون کھولنے لگتا ہے۔ لیکن اسے کفار اپنی پوری قوتیں صرف کر دینے کے باوجود کسی ایک نو مسلم کو بھی اللہ کے دین سے برگشتہ نہ کر سکے۔ حضرت عثمان بن عفانؓ۔ حضرت سعد بن وقاصؓ۔ حضرت زبیر بن العوامؓ۔ حضرت ابوذر غفاریؓ۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ اور حضرت خباب بن ارتؓ بھی اس پر خطر منزل عشق کے رہ نورد ہونے کے سبب زہرہ گداز عذاب و عقوبت کا شکار بنے۔

اب خود آنحضرتؐ کے ساتھ مشرکوں کے سنگدلانہ سلوک کا حال سنیئے۔ کبھی تو بدبخت قریش آپ کے راستے میں جہاں آپ کو رات کے وقت گذرنا ہوتا کانٹے بچھا دیتے۔ کبھی مکان پر پتھر برساتے اور کبھی گھر کے اندر گندگی پھینک دیتے۔ ایک دفعہ آنحضرتؐ حرم میں نماز پڑھ رہے تھے۔ عقبہ بن معیط نے گلوئے مبارک میں چادر ڈال کر اسے بل دیتے ہوئے اس زور سے کسا کہ سانس رکنے لگا۔ یہ خبر سنکر حضرت ابوبکر صدیقؓ دوڑے آئے اور عقبہ کو پرے ہٹایا۔ اس پر کفار حضرت صدیقؓ سے الجھ پڑے اور انہیں بری طرح پیٹا۔ ایک مرتبہ اسی عقبہ نے ابوجہل کے کہنے سے اونٹ کی اوجھڑی لا کر نماز کی حالت میں پشت مبارک پر رکھ دی۔ غرض قریش مکہ نے آنحضرتؐ کو ستانے اور شدید سے شدید تکلیف پہنچانے میں کوئی کمی نہ کی لیکن ان کی اذیت رسانی کا ہر پتھر اس کوہ عزم و ثبات اور ہمت و تحمل کی بنیان مرصوص کے ساتھ ٹکرا کر خود ہی ریزہ ریزہ ہو جاتا۔

عتبہ کی ناکامی پر چند اکابر قریش کا ایک وفد آنحضرتؐ کے چچا ابوطالب کے پاس پہنچا۔ انہوں نے وفد کی شکایت سننے کے بعد معقول جواب دیکر انہیں واپس کر دیا لیکن دوسرے دن پھر یہ لوگ وہاں پہنچے۔ ابوطالب نے ان کے سامنے آنحضرتؐ کو طلب کیا اور دوبدو بات چیت ہونے لگی۔ وفد کے ارکان نے عتبہ کی کہی ہوئی باتیں دہرائیں لیکن آنحضرتؐ نے جواب میں قرآن کریم کی چند آیات پڑھ دیں۔ معززین قریش جل بھن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور چلتے چلتے ابوطالب کو بھی مقابلے کے لئے چیلنج دے گئے۔ ابوطالب نے آنحضرتؐ سے کہا۔ بیٹا! مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو کہ میں اٹھا نہ سکوں۔ میں قریش کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بتوں کو برا کہنا چھوڑ دو۔ یہ سنکر آنحضرتؐ کی آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ کیونکہ بظاہر یہی چچا ان کی آخری امید گاہ تھے۔ پھر بھی حضورؐ نے ضبط سے کام لیتے ہوئے فرمایا۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ میرے داہنے ہاتھ پر سورج اور بائیں پر چاند لا کر رکھ دیں تو بھی میں اس فرض کو ترک نہیں کر سکتا۔ اس کے بعد آپؐ اپنے پیارے چچا سے یہ کہتے ہوئے اٹھ کر چل دیئے کہ میں اپنا فرض انجام دینے سے اس وقت تک باز نہیں رہ سکتا جب تک اس کی تکمیل نہ ہو جائے۔ یا میں اسی راہ میں خود ہی ختم نہ ہو جاؤں۔ اس جواب سے ابوطالب کے دل پر بہت اثر ہوا اور انہوں نے حضورؐ کو واپس طلب کر کے کہا۔ اچھا بیٹا جو چاہو کرو۔ میں آخر دم تک تمہارا ساتھ نہ چھوڑوں گا۔

قرآن پاک پر ہمیشہ تدبّر کرو!

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآنِ کریم کے شغل اور تدبّر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں۔ ... اس وقت قرآن کا حربہ ہاتھ میں لو۔ تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (اخبار الحکم ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرآن مجید ایک زندہ کتاب ہے اس کے حقائق و معارف کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اس پر خلوص نیت سے تدبر کرنے والے ہمیشہ روحانی موتیوں سے اپنی جھولیوں کو بھرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔ آمین

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ

حقوق اللہ میں سے سب سے بڑا حق اسکی عبادت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہو۔ تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہیئے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ اور بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہیئے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۹۶)

(قیادت تربیت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

معجزہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی تصنیف انجام آتھم میں رقمطراز ہیں:۔

"قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے معارف دقیقہ اور بلاغت کاملہ کی رو سے معجزہ ہے۔ موسیٰ کے معجزہ سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صدہا درجہ زیادہ۔" (روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵)

مجلس انصار اللہ کے ہر رکن کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یہ لازم قرار دیا ہے کہ وہ خود بھی قرآن کریم پڑھے اور کم از کم دو اور افراد کو پڑھائے۔ کیا آپ نے اس پر عمل کیا ہے؟

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تجربہ کار، ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ استاد کی خدمات

برکات ٹیوشن سنٹر

● جماعت نہم و دہم۔ انگریزی۔ ریاضی اعلیٰ۔ سائنس اعلیٰ۔ ڈرائنگ۔
ماہوار فیس فی مضمون -/۱۰ روپے۔ جملہ مضامین -/۲۵ روپے
(مع اردو۔ اسلامیات۔ مطالعہ ہفتہ میں ایک ایک سبق)
● ایف۔ اے۔ انگریزی۔ ایف۔ ایس سی۔ فزکس۔ ماہوار فیس فی مضمون -/۲۰
● ایک ہفتہ ٹیوشن فری۔ ● "متاثرہ" بھائیوں کے لئے فیس نصف۔ بصورت خواہش سالم معاف ● انفرادی ٹیوشن کیلئے بھی رجوع فرمائیں۔

معرفت (ا) پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پروازی (ب) ڈان ریڈیو سروس۔ محلہ دار البرکات ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کیلئے جو قربانیاں مانگی جارہی ہیں وہ بڑی عظیم ہیں

اسی نسبت سے ان قربانیوں کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذّت بھی عظیم ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۷۳ء میں غلبۂ اسلام کے ضمن میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"پس علم اور ایمان میں یہ فرق ہوا کہ علم اس چیز کا ہوتا ہے جو ظاہر اور عیاں ہو جائے اس سے پہلے پہلے علم کے میدان میں تحقیق ہوتی ہے اور تحقیق کے نتیجہ میں جو دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جائے وہ مجموعی طور پر انسانی علم کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔ اور ایمان کے لئے بنیادی شرط ہے کہ کچھ پوشیدہ باتوں کو ایمان بالغیب کے طور پر یقینی طور پر تسلیم کیا جائے۔

جہاں تک قرائن اور دلائل کا سوال ہے قرائن مرجح ہیں لیکن جہاں تک عقیدہ کا سوال ہے معلوماتِ ظاہرہ کی نسبت یہ تو یقین غائب کی باتوں پر ہے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو گیا اور جب اس کو پہچانا جب اس کے پیار کے جلوے دیکھے جب اس کی معرفت حاصل کی تو پھر غیب کے باوجود یقینِ محکم پیدا کرنے کا ذریعہ علم کے مقابلہ میں ایمان بالغیب زیادہ ہے اور آج جماعت احمدیہ سے غلبۂ اسلام کے لئے جو قربانیاں مانگی جا رہی ہیں وہ بڑی عظیم ہیں لیکن اس کا بدلہ بھی عظیم اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والا سرور اور لذت بھی عظیم ہے۔

ہم ایک چھوٹی سی جماعت، ہم ایک غریب سی جماعت، ہم دنیاوی معیار کے مطابق بے سہارا سی جماعت ہیں۔ ہمارے پاس سیاسی اقتدار نہیں، ہمارے پاس کوئی دنیاوی مادی طاقت نہیں، غرض کچھ بھی نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایمان بالغیب کے حکم کے ماتحت ہماری توجہ اس طرف پھیری اور ہمیں توفیق دی کہ ہم اس بات پر یقین کامل رکھیں کہ یہ غیب کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعہ سے اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور جو لذّت اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے نتیجہ میں ہمیں مل سکتی ہے اور جو سرور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت نوعِ انسانی کے دلوں میں گاڑ دینے کے نتیجہ میں ہمیں حاصل ہو سکتا ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی کوئی لذّت نہیں۔ اور پھر ثواب اللہ تعالیٰ کے پیار کی شکل میں ملے گا۔ یہ دنیا کیا اگر اس قسم کی ہزار دنیا بھی ہمیں دی جائیں تو ہم ان سب کو خدا تعالیٰ کے پیار پر قربان کر دیں گے۔ یہ یقین ہم نے اپنی نسلوں میں اپنے بڑوں میں اپنے چھوٹوں میں اپنے مردوں میں اپنی عورتوں میں پیدا کرنا ہے جو ایمان بالغیب کا ایک لازمہ ہے کہ خدا نے جو یہ وعدہ دیا کہ اس چھوٹی سی مختصر سی بے سہارا غریب جماعت کے ذریعہ اسے آلۂ کار بنا کر میں ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں یہ اس نے بشارت دی ہے اور ہمیں کہا کہ ایمان بالغیب لاؤ۔ کچھ وعدے پورے ہو گئے جو وعدے تمہیں دئے جا رہے ہیں اور آئندہ پورے ہونے والے ہیں یقین رکھو کہ وہ بھی پورے ہوں گے اور اس میں بد عہدی نہیں ہو گی۔ خدا تعالیٰ وفا کرنے والا ہے وفا کرے گا وہ صادق ہے وہ حق ہے اور اس کا قول حق ہے یعنی اس کے کہنے کے ساتھ ہی دنیا میں ایک عظیم تبدیلی اس کے ارادہ کے مطابق پیدا ہو جاتی ہے پس اس پر ایمان رکھو۔ تمہارے ذریعہ سے اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا اور اس لئے چونکہ یہ غیب پر ایمان لانے کا سوال ہے اس لئے تمہیں جہاں عظیم قربانیاں دینی پڑیں گی وہاں بہت بڑا ثواب بھی ملے گا اور عظیم سرور اور لذّت تمہارے مقدر میں ہو گی۔ خدا تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں تم داخل ہو گے پس ایمان بالغیب قربانیاں دینے کی راہوں کو آسان کر دیتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا بڑا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رنگ میں ہمارے دلوں میں انفرادی حیثیت میں بھی اور اجتماعی طور پر بھی ایمان بالغیب کو پیدا کرے جس رنگ میں وہ امید رکھتا ہے کہ اس سے پیار کرنے والے بندے اپنے دلوں میں ایمان بالغیب رکھیں گے۔ ایمان بالغیب جس پر بے شمار یقین قربان ہو جاتے ہیں اور جو اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار کی نشاندہی بھی کرتا ہے اس کی علامت بھی ٹھہرتا ہے اور حصول رضائے الٰہی کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور ہماری نسل کو بھی۔ ہم میں سے بڑوں چھوٹوں مردوں اور عورتوں کو اس کی توفیق دے ایمان بالغیب بھی ہو اور اس غیب پر یقینِ محکم بھی۔ اللہ تعالیٰ کی اس بشارت کو صحیح سمجھیں کہ اس چھوٹی سی جماعت کے ذریعہ سے غلبۂ اسلام کی مہم کو کامیاب کیا جائے گا اور پھر جو عظیم فضل اور رحمتیں اس کے نتیجہ میں ہم سے وعدہ کی گئی ہیں وہ ہمیں ملیں گی۔ اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانیاں دینے کی توفیق دیتا چلا جائے۔"

(الفضل ۲۱۔اگست ۱۹۷۳ء صؐ)

مسابقت الی الخیرات کا جذبہ

سیکرٹری صاحبان تحریکِ جدید توجہ فرمائیں

نامساعد حالات کے باوجود پاکستانی جماعتوں نے محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیاں پیش کرنے میں مسابقت کی روح کو برقرار رکھا ہے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

اب جبکہ سال ختم ہونے میں قریباً دو ماہ باقی رہ گئے ہیں سیکرٹری صاحبان تحریک جدید اپنی خصوصی توجہ باقی ماندہ کام پر مرکوز رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

اعلان

ایک فاضل دوست جو بچوں کو قرآن مجید اور اردو وغیرہ پڑھا سکتے ہیں ربوہ کے کسی معزز گھرانے میں اس خدمت کے لئے تیار ہیں۔ ان کے قیام وطعام کا مناسب انتظام ہو جانے پر وہ یہ خدمت بجا لا سکتے ہیں۔ دوست نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن سے رابطہ فرمائیں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن)

درخواستِ دعا

(۱) خاکسار کے والد مکرم حافظ عبدالکریم صاحب کا ۷ اگست کو میو ہسپتال لاہور میں مثانے میں پتھری کا اپریشن ہوا تھا لیکن ابھی تک نہ زخم ٹھیک ہوا ہے اور نہ ہی پیشاب کی تکلیف رفع ہوئی ہے احباب جماعت اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواست ہے کہ والد صاحب کی جلد شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالحفیظ خان
سپرنٹنڈنٹ دفتر چیف انجنیئر الیکٹریسٹی سرگودہا حال خوشاب۔

(۲) میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ اٹلی و مغربی افریقہ گذشتہ تین سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے گذارش ہے کہ محترم والد صاحب کی صحتِ کاملہ و

عاجز کے لئے دعا فرمائیں۔
محمد اسمٰعیل خلیل
کارکن وکالتِ مال ثانی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵